محمد تنزیل الصدیقی الحسینی

دور فتن کی چند نشانیاں

نورِ حدیث: بسلسلۂ نادر احادیثِ فتن

حدیث : عن أبي هريرة ، عنِ النبيِ ﷺ قال : يتقارب الزمان و ينقص العمل (يقبض العلم) و يلقى الشح و تظهر الفِتن و يكثر الهرج ۔ قالوا : يا رسول اللّٰهِ ﷺ أيم هو ۔ قال : القتل القتل.

ترجمہ : سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "زمانہ باہم قریب ہوگا، عمل میں کمی آئے گی، (علم اٹھالیا جائیگا)، بخل و حرص کی ملاوٹ ہوگی، فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج کی کثرت ہوگی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل۔"

اختلافِ لفظی:

اوپر مذکورہ حدیث بلا قوسین صحیح بخاری سے ماخوذ ہے۔ مسلم اور بعض دیگر کتبِ حدیث میں "ينقص العمل" کی جگہ "يقبض العلم" کے الفاظ بھی مذکور ہوئے ہیں۔ اسی طرح بعض روایتوں میں پانچ کی جگہ چار نشانیاں بیان ہوئی ہیں۔

تخریج:

(1) صحيح البخارى ، كتاب الادب ، باب : حسنِ الخلقِ و السخا و ما يكره مِن البخلِ ۔ كتاب الفتن ، باب : ظهور الفتن (2) صحيح مسلم ، كتاب العلم ، باب : رفعِ العِلمِ و قبضِهِ و ظهورِ الجهلِ و الفِتنِ فِي آخِرِ الزمانِ (3) سنن أبي داود ، كتاب الفتن ، باب : ذِكرِ الفِتنِ و دلائِلِها (4) سنن أبن ماجة ، كتاب الفتن ، باب : ذهابِ القرآنِ و العِلمِ (5) مسند أحمد ، مسند المكثرين من الصحابة ، مسند أبي هريرة (6) صحيح ابن حبان ، كتاب التاريخ ، باب : أخباره ﷺ عما يكون فى أمته من الفتن و الحوادث (7) مسند البزار (8) المعجم الاوسط للطبرانى (9) الاحكام الشرعية للاشبيلى ، كتاب العلم ، باب : رفع العلم (10) مصنف عبد الرزاق ، كتاب الجامع للامام معمر بن راشد الازدى ، باب : الفتن

حکم فی الحدیث:

یہ حدیث صحیحین کی ہے۔ اس حدیث کے صحیح ہونے میں کچھ شبہ نہیں۔

تشریح:

(يتقارب الزمان) "زمانہ باہم قریب ہوگا" اس سے مراد ہے کہ وقت اپنی برکت کھودے گا اور لوگ اپنے روز و شب کے جلد گزر جانے کا شکوہ کریں گے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"لا تقوم الساعة حتى يتقارب الزمان فتكون السنة كالشهر و الشهر كالجمعة و تكون الجمعة كاليوم و يكون اليوم كالساعة و تكون الساعة كالضرمة بالنار۔"
(سنن الترمذى، كتاب الزهد، باب: ما جاء فى تقارب الزمان و قصر الأمل)

"قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمانہ باہم قریب ہو جائے گا تو سال مہینے کی طرح اور مہینہ ہفتے کی طرح اور ہفتہ دن کی طرح اور دن گھنٹے کی طرح اور گھنٹہ آگ کے اٹھتے شعلوں کی طرح ہوگا۔"

وقت کی یہ بے برکتی ان لوگوں کو زیادہ محسوس ہوگی جو دنیا کی زندگی میں لہو و لعب اور غفلت و سرکشی میں مصروف عمل رہتے ہیں۔ اس کے برعکس جو لوگ دین کی خدمت کا فریضہ صدقِ دل اور اخلاص کے ساتھ انجام دیتے ہیں اللہ ان کے اوقاتِ خیر میں برکت عطا فرماتا ہے۔

ایک چیز وقت کی لمبائی ہے اور ایک چیز وقت کی گہرائی۔ مثلاً ایک گھنٹہ 60 منٹ اور ایک منٹ 60 سیکنڈ پر مشتمل ہوتا ہے لیکن کسی کے لیے یہ 60 سیکنڈ بہت جلد گزرتا ہے اور کسی کے لیے قدرے آرام سے۔ یہی وقت کی گہرائی ہے۔ زماں کا یہی راز ہے اگر اس کا عملی مشاہدہ کرنا چاہو تو غزالی، رازی، ابن تیمیہ، ابن قیم، ذہبی اور سخاوی کی کتابوں کو اٹھا کر دیکھو کہ ان اللہ کے نیک بندوں نے کیسے اپنی مختصر سی زندگی میں بحرِ علم کی اٹھتی موجوں کو کاغذ کے سفینوں پر منتقل کر دیا۔ ان کتابوں کو پڑھنے کے لیے جو وقت درکار ہے، اس کے لیے بھی آج زندگی کم ہے، کیونکہ انہیں وقت کی گہرائی نصیب تھی جس سے آج ہم اپنی سیاہ بختی کی وجہ سے محروم ہوتے جا رہے ہیں۔

اور اگر آج اپنی زندگیوں میں اس کا مشاہدہ کرنا ہو تو اس امر سے کرو کہ چار رکعت کی نماز خواہ جتنے اطمینان سے پڑھ لو وقت کم لگے گا کیونکہ اللہ اپنے اور اپنے بندے کے تعلقِ خصوصی میں زماں کی گہرائی عطا کرتا ہے جبکہ ٹیلی وژن کے سامنے گھنٹوں بڑی آسانی سے منٹوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔

یہی خیر و شر اور نور و ظلمت کی پہچان ہے۔

(ينقص العمل) "عمل میں کمی آجائے گی" اس کی حسبِ حال تشریح یہ ہے کے لوگ اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کریں گے۔ لوگوں میں علم تو ہوگا مگر توفیقِ عمل ان سے رخصت ہو جائے گی۔

(يقبض العلم) "علم اٹھالیا جائے گا" اس سے مراد یہ ہے کہ علمائے اکابر کی وفات ہو جائے گی اور اس درجے کے علماء باقی نہ رہیں گے۔

(يلقى الشح) "بخل و حرص کی ملاوٹ ہوگی" لغت میں "الشح" کے معنی بخل و حرص کے ہیں۔ بخل و حرص فطرت انسانی کا حصہ ہیں تاہم عہدِ آخر میں طبائع انسانی پر اس کے جو اثرات مرتب ہوں گے اس کی شرح علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے بڑی عمدہ کی ہے۔ فرماتے ہیں:

"فِي قلوب اهله اى على اِختلاف احوالهم حتى يبخل العالِم بِعلمِهِ ، و الصانِع بِصنعتِهِ ، و الغنِي بِمالِهِ ، و ليس المراد وجود اصل الشح لِانه موجود فِي جِبِلةِ الاِنسانِ اِالا من حفِظه اللّٰه ، و لِذا قال تعالى : (و من يوق شح نفسِهِ فاولئِك هم المفلِحون) (عون المعبود : 1938ء ، طبع دار ابن حزم بيروت)

مجلہ الواقعہ کراچی
Mujalah AlWaqiaKarachi:::AlWaqia.Blogspot.com:::AlWaqiaMagzine.Wordpress.com

جمادی الاول، جمادی الثانی 1434ھ / مارچ، اپریل 2013، شمارہ 12-13

"لوگوں کے قلوب پر اس کا اثر ہوگا، یعنی ان کے احوال بدل جائیں گے یہاں تک کہ عالم اپنے علم میں بخل و حرص سے کام لے گا، صانع اپنی صنعت سے اور غنی اپنی دولت سے۔

اس سے مراد بخل و حرص کا وجود اصلی نہیں کیونکہ یہ جبلت انسانی کا حصہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "اور جو لوگ بخل و حرصِ نفس سے محفوظ رہے تو وہی فلاح پانے والے ہیں۔" (الحشر: 9)

(تظہر الفتن) "فتنے ظاہر ہوں گے" قربِ قیامت سے متعلقہ متعدد احادیث میں مختلف فتنوں کا ذکر ہے یہاں وہی مراد ہیں۔ یہ فتنے ہر سطح زندگی پر اثر انداز ہوں گے۔ انسان کے فکر و نظر کی دنیا بھی اس سے متاثر ہوگی اور اس کے فطرت و طبائع پر بھی اس کا دخل ہوگا۔ معیشت بھی خلل انداز ہوگی اور معاشرت بھی اثر لیے بغیر نہ رہ سکے گی۔ اخلاق گراوٹ بھی عام ہوگی اور عملِ خیر کی کوتاہی بھی بڑھ جائے گی۔

(یکثر الھرج) "ہرج کی کثرت ہوگی" ہرج نبوی اصطلاح ہے اس لیے اس کے لغوی معنی نہیں بلکہ اصطلاحی معنی اہمیت رکھتے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم بھی اس اصطلاح سے نا آشنا تھے اسی لیے فوراً دریافت کیا تو لسانِ رسالت ﷺ سے یہ جواب مرحمت فرمایا: (القتل القتل) "قتل"۔ گویا ہرج کے معنی قتل کے ہیں۔ قربِ قیامت کی اہم ترین نشانی یہ ہے کہ قتل و غارت گری کی انتہائی کثرت ہوجائے گی۔ یہ ایک ایسی نشانی ہے جس کے مظاہر آج بہت عام ہو چکے ہیں۔

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے:

"عن أبي هريرة قال : قال رسول اللهِ ﷺ : و الذي نفسِ بيدِهِ لا تذهب الدنيا حتى يأتِي على الناسِ يوم لا يدرِي القاتِل فِيم قتل و لا المقتول فِيم قتل ۔ فقِيل كيف يكون ذٰلكِ ۔ قال : الهرج ، القاتِل و المقتول فِي النارِ ۔" (صحيح مسلم ، كتاب الفتن و أشراط الساعة ، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بِقبرِ الرجلِ فيتمنى ان يكون مكان الميتِ مِن البلاءِ)

"سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی یہاں تک لوگوں پر ایسا دور بھی آئے گا کہ قاتل کو معلوم نہیں ہوگا کہ کس وجہ سے اس نے قتل کیا اور نہ ہی مقتول جانے گا کہ اسے کس وجہ سے قتل کیا گیا۔ دریافت کیا گیا کہ یہ کس طرح ہوگا؟ فرمایا: ہرج کی وجہ سے، قاتل اور مقتول دونوں ہی جہنم میں ہوں گے۔"

آج اگر اس امر پر قسم بھی کھالیا جائے تو کوئی کفارہ واجب نہیں ہوگا کہ یہ نشانی حرف بحرف پوری ہوچکی ہے۔ اسلامی دنیا کے سب سے بڑے شہر کراچی میں ہونے والی ٹارگٹ کلنگ سے بہتر اور کیا مثال دی جاسکتی ہے۔ تاہم یہ واضح کرنا ضروری ہے۔ وہ مقتول جو محض فتنے کی وجہ سے مارا جائے اور خود کسی کو مارنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو وہ جہنم کی اس وعید سے مستثنیٰ ہے۔ قاتل اور مقتول کے جہنمی ہونے کی جو وعید ہے اس کا صحیح اطلاق مختلف گینگ وارز پر ہوتا ہے جو شیطانی کارروائیوں کا شکار ہوکر ایک دوسرے کو بلاوجہ مار رہے ہیں۔

فوائد و نکات:

اس حدیث سے حسب ذیل نکات واضح ہوتے ہیں:

1۔ زمانہ باہم قریب ہوجائے گا اور وقت تیزی سے گزرے گا بالفاظِ دیگر وقت کی برکت ختم ہوجائے گی۔

2۔ لوگ عملِ خیر کی طرف کم متوجہ ہوں گے اور عمل کی کوتاہی بہت بڑھ جائے گی۔

3۔ علم اٹھا لیا جائے گا۔ صحیح الفکر علماء کی کمی ہوگی۔ علماء کتاب و سنت کی بجائے اپنے خیالات کو دین بنا کر پیش کیا کریں گے۔

4۔ لوگوں میں بخل و حرص کی ملاوٹ ہوگی اور اس کا مشاہدہ عام سی بات ہوگی۔

5۔ بکثرت فتنوں کا ظہور ہوگا۔

6۔ ہرج کی کثرت ہوگی۔ یعنی قتل و غارت گری عام ہوجائے گی۔ حتیٰ کہ لوگ اس کے عادی ہوجائیں گے۔

Mujallah AlWaqia Karachi :::Al-Waqia.Blogspot.Com:::AlWaqiaMagzine.Wordpress.Com:::مجلہ الواقعہ کراچی